احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
۱۰- جون ۱۹۹۴ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۳۶ | بدھ - ۱۱- محرم - ۱۴۱۵ھ ' ۲۲- احسان ۱۳۷۳ ہش ' ۲۲- جون ۱۹۹۴ء

خدا تعالیٰ کی پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے

دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے۔ اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کم تر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اِنسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا ابنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں۔ اس وقت انسان کہلاتا ہے اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے اور اسی مقام پر انسان **اولوالالباب** کہلاتا ہے۔ جبتک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کر دکھاؤ' مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس کے نبیؑ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک ہیچ ہے۔

پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام انسان نمونہ کے محتاج ہیں اور وہ نمونہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ درختوں پر کلام الٰہی لکھا تا' مگر اس نے جو پیغمبروں کو بھیجا اور ان کی معرفت کلامِ الٰہی نازل فرمایا۔ اس میں سرّ یہ تھا کہ تا انسان جلوۂ الوہیت کو دیکھے' جو پیغمبروں میں ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۱۶)

درخواست دعا

○ مکرم شریف احمد صاحب مربی سلسلہ کا بیٹا منصور احمد ناصر وقف نو بعمر سات سال عرصہ تین ماہ سے گلے میں تکلیف کے باعث بیمار ہے۔ ۸- جون کو اپریشن کے ذریعہ گلٹی نکال دی گئی۔ اس گلٹی کی ہسٹوپیتھ رپورٹ سے ٹی بی کے اثرات معلوم ہوئے ہیں۔

○ مکرم خواجہ رفیع الدین بٹ امیر حلقہ امارت بدوملی ضلع نارووال کی اہلیہ صاحبہ ۲۸-۵-۹۴ کو ڈسکہ جاتے ہوئے حادثہ کا شکار ہو گئی تھیں۔ اگرچہ زخم تو مندمل ہو گئے ہیں۔ مگر دائیں بازو اور منہ پر چوٹیں کاری لگی ہیں۔

○ مکرم مستری اللہ دتہ صاحب (سابق صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ) کو مورخہ ۱۳- ۱۴- جون کی درمیانی رات کو بائیں ٹانگ اور بائیں بازو پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔

ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مخیر احباب سے درخواست

○ فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری' ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر اک بدی سے اپنے تئیں بچا لو گے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جھگڑا ختم کرنے سے رضاء الٰہی حاصل ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وراثت کے جھگڑے ہوں۔ اشتراک کے جھگڑے ہوں۔

یہ جتنے بھی جھگڑے ہیں ان میں (-) آپ کے لئے دو ہی طریق ہیں یا تو عذاب شدید اپنے لئے حاصل کر لیں اور یا (بخشش) اور رضوان کی طرف قدم اٹھائیں۔ تیسری کوئی راہ قرآن کریم نے بیان نہیں کی۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ ان جھگڑوں کے نتیجہ میں آپ کو کچھ حاصل ہو جائے گا۔ یا جھوٹ بولنے کے نتیجہ میں یا چرب زبانی کے نتیجہ میں کسی دوسرے کی جائیداد کا حق ایک فریق لے لے گا تو اس کے متعلق تو اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ (-) وہ تو آگ کھاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک چرب زبان شخص جھگڑے کو اس رنگ میں پیش کرتا ہے اور واقعات کی اس طرح تلبیس کر دیتا ہے کہ میں اس پیش کردہ صورت حال کے پیش نظر غاصب کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں اور مظلوم کی چیز غاصب کو دلوا دیتا ہوں تو فرمایا وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلہ کے نتیجہ میں اسے کوئی نعمت مل گئی ہے۔ اس فیصلہ کے نتیجہ میں وہ آگ خریدتا ہے۔ اور آگ کا ٹکڑا اپنے پیٹ کے لئے پال رہا ہے۔ اس سے زیادہ اسے کچھ بھی نصیب نہیں ہوا۔

غرض امر واقعہ یہ ہے کہ قضاء کا فیصلہ ہو۔ ثالث کا فیصلہ ہو۔ بالکل ایک الگ چیز ہے۔ یہ طریقے تو نظام کے اندر آرڈر پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ تاکہ کسی طریق سے آخر جھگڑے نپٹیں اور سوسائٹی ہلکی پھلکی ہو کر آگے کی طرف بڑھنا شروع کر دے لیکن ان فیصلوں کے باوجود یہ امر اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور عذاب کو مستلزم ہوتا ہے کہ ان جھگڑوں کے دوران بعض فریقوں نے جھوٹ بولا۔ بعض نے ظلم سے کام لیا۔ بعض نے تعدی کی۔ بعض نے دست درازیاں کی ہیں اور اس کے نتیجہ میں سوسائٹی کو ایک دکھ پہنچا ہے اور اگر ایسا کرنے والے اس چیز سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) کہ آخرت میں ان کے لئے عذاب شدید ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس آخرت سے مراد اس دنیا کا انجام بھی ہے۔ کیونکہ آخرت کے محاورہ سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس دنیا میں انسان جس انجام کو پہنچتا ہے اس کے لئے بھی آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(از خطبہ ۱۲- نومبر ۱۹۸۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۲- احسان ۱۳۷۳ ھش ۲۲ جون ۱۹۹۴ء

چھلکا اور مغز

پھلوں میں چھلکا بھی ہوتا ہے اور مغز بھی۔ چھلکا پھینک دیا جاتا ہے اور مغز کھالیا جاتا ہے۔ بعض اوقات چھلکا حیوانوں کے کام آتا ہے یعنی مغز انسانوں کی خوراک بن جاتا ہے اور چھلکا حیوانوں کی۔ اور بعض اوقات چھلکا کسی کے بھی کھانے کے کام نہیں آتا۔ اگرچہ اس سے اور کام تو لئے ہی جاسکتے ہونگے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ نے بے فائدہ نہیں بنائی۔ لیکن کام کی افادیت میں فرق ضرور پڑ جاتا ہے اور یہی اس کی قدر وقیمت متعین کرتا ہے۔ جو چیز انسانوں کے کام آتی ہے اس کی قدر و قیمت زیادہ ہوتی ہے اور جو حیوانوں کے کام آتی ہے یا کسی اور طرح استعمال کی جاتی ہے اس کی قدر و قیمت کم ہوتی ہے۔

یہ چھلکے اور مغز والی بات ایمان کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہے۔ ایمان لے آنا ضروری ہے۔ بلکہ بہت ہی ضروری ہے۔ اسے پھل کہہ لیجئے۔ لیکن اس پھل کا چھلکا بھی ہے اور مغز بھی۔ چھلکے سے مغز کو محفوظ کرنا بھی ایک اہم بات ہے لیکن کہا یہی جائے گا کہ اصل چیز چھلکا نہیں بلکہ مغز ہے۔ صرف مان لینا چھلکا ہے۔ اس کے بغیر مغز کا وجود پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر چھلکا چھلکا ہی رہے اور اس کے اندر مغز نہ بنے تو وہ چھلکا کسی کام کا بھی نہیں رہتا۔ مان لینے کے بعد جو کچھ مانا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا مغز ہے۔ اور جتنا جتنا یہ عمل درست ہو گا اتنا ہی مغز بہتر ہو گا۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مغز پیدا کرنا لازمی ہے اور مغز کو بھی بہتر سے بہتر بنایا جاسکتا ہے اور بنانا چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :- "جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز۔ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان' محبت' اطاعت' بیعت' اعتقاد' مریدی اور دین حق کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔"

حضرت صاحب کے اس ارشاد کے پیش نظر ہم میں سے ہر فرد کا فرض ہے کہ ہم اپنے ایمان کو پرکھتے رہیں۔ مغز پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس مغز کو بھی بہتر سے بہتر بناتے رہیں۔ یہی بیعت کا مدعا ہے اور یہی حصول ایمان کا ذریعہ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم مغز حاصل کر سکیں اور ہماری بیعت اور ہمارا ایمان اصل بیعت اور اصل ایمان ہو۔

یہ کیا کہا لبِ معجز بیاں سے چلتا ہے
وفا کا ذکر تو قلبِ تپاں سے چلتا ہے

نہ دیکھ آنکھ میں اشکوں کو' میرے دل میں دیکھ
یہ کاروانِ محبت یہاں سے چلتا ہے

میں چل رہا ہوں سہارے سے تیری رحمت کے
کہ جیسے بلبلہ آبِ رواں سے چلتا ہے

زمانہ بھر میں ہوئے جس کو مان کر بدنام
وہ ذکرِ خیر تمہاری زباں سے چلتا ہے

جہاں میں چلتا ہے لاف و گزاف سے جو کام
دیارِ عشق میں سوزِ نہاں سے چلتا ہے

اسے نہ روک سکے گی جہاں کی کوئی فصیل
وہ کارواں جو ترے آستاں سے چلتا ہے

کسے خبر کہ یہ راہوارِ آرزو آخر
کہاں پہ رکتا ہے جاکر کہاں سے چلتا ہے

جو کام چلتا ہے اک حرفِ لطف سے محمود
نہ سنگ و خشت' نہ تیغ و سناں سے چلتا ہے

علاجِ گردشِ دوراں کا سلسلہ محمود
چلے تو بس درِ پیرِ مغاں سے چلتا ہے

ڈاکٹر محمود الحسن

دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے انسان خدا کے ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدا کے حفظ و اماں میں چلے ہو تم لندن
خدا کرے کہ خدا کی رضا میں جاؤ تم
ابھی سے تم تہِ دل سے خدا کا ذکر کرو
خدا کی حمد کے ہر لمحہ گیت گاؤ تم

ابوالاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

علمی مسائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب بندہ کی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ نے اس قدر طاقتیں رکھی ہیں۔ تو گناہ کہاں سے آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ گناہ کی ابتداء مندرجہ ذیل امور سے ہوتی ہے۔ (۱) جہالت یا عدم علم سے یعنی بعض دفعہ انسان طبعی تقاضوں کے پورا کرنے میں قوت فکر سے کام نہیں لیتا اور عارضی خوشی کو مقدم کر لیتا ہے۔ پس عارضی خوشی دائمی راحت سے اس کی نظر کو ہٹا دیتی ہے۔ اس کے موجبات یہ ہیں:۔

اول جہالت مستقل ہو یا عارضی۔ جہالت مستقل تو ظاہر ہی ہے۔ عارضی جہالت یعنی باوجود علم کے ایک وقت میں جاہل کی طرح ہو جائے اس کے مندرجہ اسباب ہیں (۱) لالچ اس سے بھی جہالت پیدا ہوتی ہے۔ (۲) غصہ (۳) سخت ضرورت (۴) صحت کی خرابی (۵) سخت خوف (۶) سخت محبت اس سے بھی جہالت پیدا ہوتی ہے۔ (۷) انتہائی امید (۸) سخت مایوسی (۹) ضد (۱۰) خواہش کی زیادتی (۱۱) یا کمی (۱۲) ورثہ۔ یعنی بعض خیالات ورثہ سے ملتے ہیں اور بسا اوقات دوسرے تمام خیالات پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ یہ بارہ ذریعہ ہیں جن سے جہالت پیدا ہوتی ہے

(۲) دوسری چیز جس سے گناہ پیدا ہوتا ہے وہ صحبت کا اثر ہے انسان کے اندر نقل کی طاقت رکھی گئی ہے۔ وہ اپنے ارد گرد جو کچھ دیکھتا ہے۔ اس کی نقل کرتا ہے۔ اور اس کے نتائج پر غور نہیں کرتا۔ صحبت کا اثر زیادہ تر ماں باپ یا دوسرے رشتہ داروں کی طرف سے' کھیلنے والوں کی طرف سے اور استادوں کی طرف سے پڑتا ہے۔ قومی رسوم سے جو اثر انسان پر پڑتا ہے وہ بھی اسی قسم میں شامل ہے۔

(۳) گناہ کا ایک موجب غلط علم بھی ہے ایسی باتوں کو انسان علم سمجھ لیتا ہے۔ جو علم نہیں ہوتیں۔ ایسے اصول پر عمل کرتا ہے جو غلط ہوتے ہیں۔

(۴) گناہ کا ایک موجب عادت بھی ہے باوجود اس کے کہ انسان سچائی سے واقف ہوتا ہے مگر جب موقع آتا ہے اس برائی سے بچ نہیں سکتا مثلاً جانتا ہے کہ شراب پینا برا ہے۔ اور ارادہ کرتا ہے کہ نہیں پیونگا۔ لیکن باہر جاتا ہے یا دل آیا ہوتا ہے۔ ایک ایسی صحبت میں جا کر بیٹھتا ہے جہاں شراب اڑ رہی ہے وہاں دوسرے کہتے ہیں لو تم بھی پیو۔ تو اس نے نہ پینے کے متعلق جو ارادہ کیا تھا وہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۵) گناہ کا ایک موجب سستی اور غفلت ہے ایک بات کا علم ہوتا ہے عادت بھی نہیں ہوتی۔ مگر باوجود اس کے کام کرنے کی امنگ نہیں ہوتی کہتا ہے پھر کر لیں گے۔ اسی میں وقت گزر جاتا ہے اور وہ برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے وقت میں ایک ایسا ہی واقعہ ہوا۔ ایک مخلص صحابیؓ تھے جو جنگ کے لئے جانے کی تیاری کرنے کی بجائے اس خیال سے بیٹھے رہے کہ جب چاہوں گا چل پڑوں گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لشکر کے ساتھ نہ جا سکے۔ غرض کبھی سستی سے بھی انسان گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسے انسان کے اندر یہ مادہ نہیں ہوتا کہ اسے مجبور کرے کہ اٹھو یہ کام کرو۔

(۶) گناہ کا ایک موجب عدم موازنہ بھی ہے۔ یعنی یہ فیصلہ کرنے کی طاقت نہ رکھنا کہ یہ کام اچھا ہے یا وہ۔ یا یہ فلاں جذبہ کو کس حد تک کس سے اور کس حد تک کس سے استعمال کرنا چاہئے۔ مثلاً محبت ایک اچھا جذبہ ہے لیکن ایک شخص بیوی سے زیادہ محبت کرے اور ماں سے کم حالانکہ ماں کا اس پر احسان ہے وہ اس کے عدم سے وجود میں لانے کا باعث ہوئی ہے۔ اور بیوی سے اس کا تعاون کا رشتہ ہے۔ وہ صرف اس کی خواہشات کو پورا کرتی ہے یا جیسے آج کل بعض لوگ کہتے ہیں حضرت مرزا صاحب سچے ہیں مگر ہم فلاں پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے چکے ہیں۔ یہ سب باتیں قوت فیصلہ کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

(۷) گناہ کا ایک موجب اس زمانہ کے خیالات کی مخفی رو بھی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

انقلاب حقیقی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنی تقریر انقلاب حقیقی میں مزید فرماتے ہیں:۔

تمدنی حکومت کے فوائد

آج آپ لوگ ان باتوں کو معمولی سمجھتے اور ان پر ہنستے ہیں۔ مگر جب پہلے پہل آدم نے یہ باتیں لوگوں کے سامنے پیش کی ہوں گی تو میں سمجھتا ہوں اس وقت خونریزیاں ہو گئی ہوں گی۔ اور قوموں کی قومیں آدم کے خلاف کھڑی ہوں گئی ہوں گی۔ جب آدم نے انہیں کہا ہو گا کہ کپڑے پہنو تو کئی قبائل کھڑے ہو گئے ہوں گے۔ اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہو گا کہ حریت ضمیر کی حفاظت میں کھڑے ہو جاؤ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آدم اور اس کے ساتھیوں کو وہ دلائل بھی سکھائے کہ کیوں نظام کی پابندی تمہارے لئے مفید ہوگی۔ فرماتا ہے۔ اے آدم! جب لوگ اعتراض کریں اور کہیں کہ اس تمدنی حکومت کا کیا فائدہ ہے۔ تو تم انہیں کہنا کہ اگر تم اس جنت نظام میں رہو گے تو بھوکے نہ رہو گے۔ ننگے نہ رہو گے۔ پیاسے نہ رہو گے۔ اور دھوپ کی تکلیف نہ اٹھاؤ گے۔ اور یہی مذہبی حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملکی بہبودی کے سامان کرے۔ لوگوں نے غلطی سے قرآن کریم کی اس آیت کے یہ معنی لئے ہیں کہ آدم ایسے مقام پر رکھا گیا تھا۔ جہاں نہ بھوک لگتی تھی نہ پیاس۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ اس میں دراصل بتایا یہ گیا ہے کہ اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ لوگوں کے لئے کام مہیا کرے۔ اگر کوئی کام نہ کر سکتا ہو تو اس کے لئے خوراک مہیا کرے۔ پانیوں اور تالابوں کا انتظام کرے گویا کھانا۔ پانی۔ مکان اور کپڑا۔ یہ چاروں چیزیں حکومت کے ذمہ ہیں اور یہ چاروں باتیں (--) میں بیان کی گئی ہیں۔ کہ اے آدم! اگر لوگ اعتراض کریں تو تو انہیں کہہ دے کہ حکومت کا پہلا یہ فائدہ ہو گا۔ کہ تم بھوکے نہیں رہو گے۔ چنانچہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ خواہ کوئی جنگل میں پڑا ہو اس کے لئے کھانا مہیا کرے۔ اور پھر تم ننگے بھی نہیں رہو گے۔ کیونکہ تمہارے کپڑوں کی بھی حکومت ذمہ دار ہو گی۔ اسی طرح بتایا کہ حکومت تمہارے پانی کی بھی ذمہ دار ہے اور یہ بتایا کہ تمہارے لئے مکانات بھی مہیا کئے جائیں گے۔ اور جس حکومت میں یہ چاروں باتیں ہوں وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی مکمل امن والی حکومت ہوا کرتی ہے۔

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ بے شک انفرادی آزادی پر پابندی گراں ہے۔ لیکن تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ نظام کے لئے کچھ پابندیاں قبول کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ بھوک پیاس کا۔ نہ لباس و مکان کا اور نہ دائمی امن یعنی جنت کا انتظام ہو سکتا ہے۔ پس یہ قیود خود تمہارے فائدہ کے لئے ہیں۔

غرض آدم کے وقت تک انسان کا دماغ پورا نشوونما نہیں پا چکا تھا۔ اور گناہ بھی پورے ایجاد نہیں ہوئے تھے۔ سوائے چند ایک کے۔ پس ان کے لئے کچھ احکام دیئے گئے۔ اور وہ اسی قدر تھے جس قدر کہ نظامی حکومت کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس لئے آدم کے متعلق سارے قرآن کریم میں یہ کہیں ذکر نہیں آتا کہ وہ مسائل شرعیہ کی طرف لوگوں کو بلاتا تھا۔ جہاں ذکر آتا ہے انہی چار چیزوں کا آتا ہے۔

پس حضرت آدم علیہ السلام نے صرف دنیا کو متمدن بنایا۔ مگر یہ اس وقت کے لئے ایک انقلاب تھا۔ اور درحقیقت عظیم الشان انقلاب کہ دنیا کا موجودہ تمدن اسی کا نتیجہ ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

تحریک وقف نو

تحریک وقف نو کے سلسلے میں خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

اب یہاں جہاد فی سبیل اللہ کی محبت کا ذکر فرمایا حالانکہ بظاہر ہر انسان یہ سوچ نہیں سکتا کہ جہاد سے بھی محبت ہو سکتی ہے۔ یہاں صرف تلوار کا جہاد مراد نہیں ہے۔ بلکہ محبت کے نتیجہ میں محبوب کو حاصل کرنے کے لئے ہر کوشش کا نام قرآن کریم نے جہاد رکھا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی محبت کے بعد جہاد فی سبیل اللہ کا ذکر اس تعلق میں یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کا ہر ایک گوناں جہاد تھا۔ ویسے آنحضرت ﷺ ہر وقت تلوار ہاتھ میں نہیں لئے پھرتے تھے۔ ہر وقت تو تیر کمان ہاتھ میں نہیں رہتی تھی۔ شاذ کے طور پر جب غزوات میں آپ شامل ہوئے تو عملاً دشمن سے دو بدو لڑنے کا موقع بھی آپ کو میسر آیا مگر آپؐ کا جہاد اس وقت بھی تھا جب آپ تیرہ سالہ ملی زندگی میں انتہائی مظلومیت کی حالت میں زندگی گزار رہے تھے پس جہاد صرف مارنے کا نام نہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر مار کھانے کا نام ہے اور خدا کے رستے میں دن رات اس کی محبت میں مگن ہو کر زندہ رہنے کا نام ہے چنانچہ اس کے متعلق فرمایا اگر تمہیں ان چیزوں سے محبت نہیں ہے تو پھر خدا تعالیٰ سے تمہارا محبت کا دعویٰ کرنا نہ صرف غلط ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسی زندگی فاسقانہ ہے۔

اب یہاں پہنچ کر بھی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکم تو بہت سخت لگایا گیا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ محبت حکماً کیسے پیدا ہو سکتی ہے سو جیسا کہ میں نے پہلے بھی یہ سوال اٹھایا تھا محبت اور حکم کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ آپ کو کوئی آدمی کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو اس کو آپ کہیں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ملک سیف الرحمان

حضرت امام مالکؒ

امام مالکؒ اسلام کے بہت بڑے امام ہیں قوم کی طرف سے انہیں امام دار الہجرت۔ عالم مدینۃ الرسول اور امیر المومنین فی الحدیث کا لقب دیا گیا ہے۔ ان کے والد کا نام انسؒ اور دادا کا نام مالک تھا۔ ان کے خاندان میں سب سے پہلے ان کے پردادا ابو عامر مسلمان ہوئے۔ ابو عامر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود ہونا یقینی ہے۔ لیکن ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اندلس کے مشہور محدث قاضی عیاض نے تصریح کی ہے۔ کہ وہ بڑے جلیل القدر صحابیؓ تھے۔ بدر کے سوا سارے معرکوں میں شریک رہے۔ امام سیوطی نے بھی اس رائے کی تصدیق کی ہے۔ علاوہ ازیں ابو عامر ان چار آدمیوں میں بھی شامل تھے۔ جنہوں نے شدید بغاوت کے ایام اور نازک وقت میں رات کی تاریکی میں حضرت عثمانؓ کو غسل دیا۔ اور باہر لے جاکر قبر میں دفن کیا۔

امام مالکؒ خود تبع تابعین میں سے ہیں آپ سنہ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں چوراسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ انہوں نے اپنے چچا ابو سہیل سے زیادہ تر علم حدیث حاصل کیا۔ حضرت امام مالکؒ وہ امام ہیں جنہیں ہر طبقہ امت نے عقیدت اور ادب کے ساتھ یاد کیا۔ محدثین انہیں اپنا امام مانتے ہیں۔ فقہاء ان کی پیشوائی کا دم بھرتے ہیں۔ متکلمین اور مفسرین ان کے سامنے سرنیاز خم کرتے ہیں غرض بعد کے ہر عالم نے آپ کے فیضان کا اعتراف کیا۔ اور ان کے حضور عقیدت کے پھول پیش کئے۔ آپ ہمیشہ مدینہ میں رہے۔ اور وہیں رہ کر اپنے علم کو پھیلایا۔ اس وقت کی اسلامی دنیا سے لوگ جوق در جوق آتے اور آپ سے علم کا فیضان لے کر واپس اپنے وطنوں کو جاتے اور وہاں اس نور علم کو پھیلاتے۔ آپ کا فقہی مذہب اندلس مصر اور بلاد مغرب میں زیادہ پھیلا۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہ تھی۔ کہ ان ملکوں کی حکومتیں بغداد کی حکومت سے الگ تھیں۔ اندلس میں بنو امیہ کی خلافت تھی وہاں سے جو لوگ آتے۔ سیدھا مدینۃ الرسولؐ کا رخ کرتے۔ بغداد جو خلافت عباسیہ کا مرکز تھا۔ اس میں ان کے لئے کوئی کشش نہ تھی۔ اور پھر ان ناموافق سیاسی حالات کے علاوہ مدینہ منورہ میں امام مالک جیسے عالم کے ہوتے ہوئے عراق کے کسی اور شہر میں حصول علم کی خاطر جانا ان کے لئے ممکن نہ تھا۔ اس لئے ان علاقوں کے لوگوں نے زیادہ تر امام مالکؒ ہی کی شاگردی اختیار کی۔ اور انہی کے مذہب کو اپنے اپنے علاقوں میں جاکر پھیلایا۔ اس سیاسی اور جذباتی وجہ کے علاوہ اس رجحان کی ایک فکری وجہ بھی تھی۔ خلافت عباسیہ ایرانی اثر کے ماتحت پروان چڑھی تھی۔ اس لئے اس میں عجمی تکلفات راہ پا گئے تھے۔ لیکن بنو امیہ کی اندلسی حکومت پر اس وقت تک عربی تمدن کا غلبہ تھا اور اسے عربی عصبیت کے نمائندہ ہونے کا دعوٰی تھا۔ اس لئے اس کے باشندوں میں فکری سادگی اور عادات میں بے تکلفی کے وہ آثار ایک حد تک باقی تھے۔ جو عرب سوسائٹی کا امتیازی نشان سمجھے جاتے تھے۔ ادھر حجاز کے دو مرکزی شہر مکہ اور مدینہ عربی تمدن کے مرکز تھے اس لئے اس فکری اور طبعی وحدت نے باہمی کشش کا کام دیا اور اس وجہ سے ان علاقوں کے لوگ عالم مدینۃ الرسول کے حضور حصول فیض کے لئے کھچے چلے آئے۔

ابن القاسم امام مالک کے بہت بڑے شاگرد ہیں۔ مالکیوں میں ان کا درجہ وہی ہے جو حنفیوں میں امام ابو یوسف کو حاصل ہے۔ بلکہ محدثین تو انہیں امام ابو یوسف سے زیادہ ثقہ مانتے ہیں۔ ابو القاسم کے شاگرد عبد الملک بن حبیب اندلس کے امام تھے۔ انہوں نے امام مالک کی ان روایات کو جمع کیا۔ جو انہوں نے اپنے استاد سے سنی تھیں۔ اس مجموعہ کا نام واضحہ رکھا گیا۔ عبد الملک کے شاگرد علامہ عتبی نے ایسی مزید روایات کا ایک اور مجموعہ تیار کیا۔ اور اس کا نام عتبیہ رکھا۔ اندلس میں مؤطاء کے علاوہ یہی دو کتابیں واضحہ اور عتبیہ امام مالکؒ کے مذہب کی اساس تسلیم کی گئیں۔

ابن القاسم کے ایک اور شاگرد سحنون مصری نے امام مالکؒ کی روایات کا ایک الگ مجموعہ تیار کیا جس کا نام مدوّنہ ہے۔ مصر اور افریقہ میں مؤطا کے بعد اس کتاب کو سب سے زیادہ قابل استناد مانا گیا ہے۔ غرض مؤطا کے بعد واضحہ عتبیہ اور مدوّنہ کبریٰ یہ تین کتابیں ایسی تھیں۔ جنہیں امام مالک کے مذہب کی ابتدائی بنیاد تسلیم کیا گیا۔ اور بعد میں مالکی مذہب پر جس قدر بھی کتابیں لکھی گئیں۔ یہ چار کتابیں ان کا ماخذ تھیں۔

امام مالک کی کتاب "مؤطا" بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے۔ کہ مؤطا امام مالک کے مذہب کی بنیاد ہے امام شافعی اور امام احمد کے مذہب کا ستون ہے۔ اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے مذہب کے لئے چراغ راہ ہے۔ یہ ایک ایسا شرف ہے جو کسی اور امام فقہ کی کسی کتاب کو نصیب نہیں ہوا۔ مجموعہ احادیث کے لحاظ سے مؤطا اصل اول ہے۔ اور بخاری اصل ثانی۔ مسلم اور ترمذی کی بنیاد انہیں دو کتابوں پر ہے۔ ایک دفعہ ہارون الرشید نے امام مالکؒ سے کہا میں چاہتا ہوں کہ مؤطا کو کعبہ میں لٹکا دوں۔ اور تمام لوگوں کو حکم دوں کہ وہ اس کی پیروی کریں۔ لیکن امام مالکؒ نے اس بات کو پسند نہ کیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ مختلف علاقوں میں پھیل گئے تھے۔ اور فروعی مسائل میں مختلف آراء رکھتے تھے اس لئے مناسب نہیں کہ صرف مدینہ میں رہ جانے والے صحابہؓ کی آراء اور ان کے طریق فہم کو واجب العمل قرار دیا جائے اور دوسرے صحابہؓ کی روایات کو ترک کر دیا جائے۔ اس پر ہارون الرشید نے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔

مؤطا کتب حدیث کے پہلے طبقہ میں شامل ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی یہی رائے ہے اندلس کے مشہور عالم قاضی عیاض بھی اسی رائے کو صحیح مانتے ہیں۔ لیکن امام نوویؒ نے کہا ہے کہ مؤطا کا درجہ مسلم کے بعد ہے۔ جمہور اس کا درجہ ترمذی کے بعد اور نسائی سے پہلے مانتے ہیں۔ ابن حزم اندلسی کے نزدیک یہ کتاب کتب حدیث کے آخری طبقہ میں شامل ہے لیکن دراصل اس اختلاف کا منشاء اعتبارات کا اختلاف ہے۔ ا۔ جن کی نظر صرف روایات کی صحت پر تھی۔ انہوں نے اس کو پہلے درجہ میں شامل کیا۔ اور جنہوں نے یہ دیکھا کہ اس میں احادیث کے ساتھ ساتھ اور دوسرے لوگوں کی فقہی آراء بھی درج ہیں۔ انہوں نے اسے بخاری اور مسلم کے بعد تیسرے درجہ کی کتابوں میں شمار کیا۔ امام مالکؒ نے تدوین مؤطا کا طریق یہ رکھا ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے مذہب کی تائید کے لئے روایات مرفوعہ بیان کرتے ہیں خواہ وہ متصل ہوں یا مرسل۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ کے فیصلوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر حضرت عبد اللہؓ بن عمر کے فتاوٰی کو بطور سند پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد فقہائے مدینہ مثلاً ابن مسیبؒ، عروہؒ اور قاسمؒ وغیرہ کے اقوال وضاحت کی غرض سے لاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں اہل مدینہ کا عمل ایک شرعی دلیل کی حیثیت کا حامل تھا۔

مؤطا کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ بعض اوقات امام مالک کسی حدیث یا اصل کو بطور سند لائے بغیر صرف مسائل فقیہ اور اپنے اجتہادات کو مناسب عنوان یا باب قائم کر کے بیان کرتے جاتے ہیں۔ مؤطا کے بیشمار راوی ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ قریباً ایک ہزار علماء نے امام مالکؒ سے براہ راست مؤطا سنی اور اسے روایت کیا۔ ان روایتوں میں بہت اختلاف ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کے تیس سے زیادہ نسخے بیان کئے ہیں جن میں مؤطا امام محمد بھی شامل ہے۔ ہندوستان میں جو نسخہ مروج ہے وہ یحیٰ بن یحیٰ المصمودی الاندلسی متوفی ۲۰۴ھ کا روایت کردہ ہے۔

شاہ صاحب نے مصفّٰی اور مسوّٰی کے نام سے اسی نسخہ کی دو شرحیں لکھی ہیں۔ امام سیوطی علامہ زرقانی اور علامہ باجی نے بھی اس نسخہ کی شرحیں لکھیں ہیں۔ اس نسخہ کے راوی یحیٰ بن یحیٰ نے سب سے پہلے قرطبہ میں زیاد بن عبد الرحمٰن سے مؤطا پڑھی۔ زیاد پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے امام مالک کے مذہب کو اندلس میں رواج دیا۔ اس سے پہلے وہاں کے لوگ فقہ میں امام اوزاعی کے پیرو تھے۔ غرض زیاد سے علم حاصل کرنے کے بعد یحیٰ مدینہ آئے اور حضرت امام مالکؒ سے مؤطا کا کچھ حصہ پڑھا تھا کہ اسی سال امام کا انتقال ہو گیا۔ اس لئے انہوں نے امام مالک کے لائق شاگرد ابن القاسم سے مؤطا کو دوبارہ پڑھا اور جب اچھی طرح اس کو ازبر کر لیا تو اپنے وطن اندلس گئے اور وہاں امام مالک کے مذہب کی ترویج میں لگ گئے۔

مؤطا میں فقہی مسائل اور فقہا کے اقوال کے علاوہ قریباً ۶۰۰ حدیثیں ہیں۔ جن میں سے ۹۷ حدیثوں کے بارے میں اختلاف ہے وہ بعض نسخوں میں موجود ہیں اور بعض میں موجود نہیں۔ ۲۷ حدیثیں مرسل ہیں۔ ۱۵ حدیثیں موقوف ہیں۔ ۷۵ ایسے لوگ ہیں جن کا امام مالک نے روایت حدیث میں ذکر کیا گویا وہ امام مالک کے استاد ہیں۔ کہا گیا ہے کہ امام مالک مرسل حدیثوں کے روایت کرنے میں اصح الناس ہیں (یعنی جو لوگ مرسل حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ امام مالک کی روایت کردہ مرسل حدیثیں صحیح ہیں)۔

مؤطا کی بے شمار شرحیں لکھی گئیں جن میں سے علامہ باجی اندلسی کی شرح کا نام المنتقٰی فی شرح الموطا ہے۔ یہ کتاب ۱۳۳۱ھ میں پہلی دفعہ مصر میں طبع ہوئی۔ یہ شرح دراصل اندلس کے مشہور محدث ابن عبد البر کی کتاب "تمہید" کا اختصار ہے۔ اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مصفّٰی کے نام سے عربی میں اور مسوّٰی کے نام سے فارسی میں مؤطا کی دو شرحیں لکھیں۔ جو بہت پائے کی شرحیں شمار ہوتی ہیں۔ دراصل ہندو پاکستان کے مسلمان شاہ صاحب موصوف کے ذریعہ ہی مؤطا جیسی اہم کتاب سے متعارف ہوئے ہیں۔

(الفضل ۳- ستمبر ۱۹۵۴ء)

اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالمالک خان

محبوب حقیقی کو پانے کا ذریعہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو ہماری محبت میں محو ہو کر ہمارے قرب کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور ہمارے دروازے پر ہر وقت گرے رہتے ہیں۔ ہمارا سلوک ان سے یہ ہوتا ہے کہ ہم انہیں یکے بعد دیگرے کامیابی اور عروج کے غیر متناہی رستوں کی طرف بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ دشمن تو چاہتا ہے کہ ان پر ترقیات کے دروازے بند کر دے لیکن خدا تعالیٰ کا سلوک ان سے یہ ہوتا ہے کہ دشمن اگر ایک دروازہ بند کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ میں سو دروازے کھول دیتا ہے اور وہ قرب الٰہی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

امید افزا پیغام اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو ایک امید افزا پیغام دیا ہے جو کہ مردہ قلوب میں زندگی کی لہر پیدا کرنے والا ہے اور انہیں فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچا دینے والا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سی ناکامیاں مایوسی پیدا کرتی ہیں اور انسان ترقی کی راہ کو مسدود سمجھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ متواتر ترقی کی راہ بتاتا ہے جو قرب الٰہی کا موجب ہوتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ جدوجہد اپنے خود ساختہ معیاروں کے مطابق نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئی اصولوں پر ہو۔

زندگی بخش عمومی پیغام اس میں نہ صرف ایمان لانے والوں کے لئے بلکہ (منکرین) اور دہریوں کے لئے بھی اپنے اندر زندگی بخش پیغام ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ دین حق کا خدا رب العالمین ہے۔ اس نے اپنی محبت کے دروازے تمام انسانوں کے لئے کھول رکھے ہیں۔ مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر ان کے دلوں میں سچی تڑپ ہے اور وہ اگر چاہتے ہیں کہ ان کو اس کائنات کے پیدا کرنے والے کا پتہ چلے تو اس کا طریق یہ ہے کہ وہ سچے دل سے یہ دعائیں کریں کہ اے خدا اگر تو ہے جیسے کہ تیرے ماننے والے کہتے ہیں تو ہم پر رحم فرما اور ہم کو اپنی راہ آپ بتا اور ہمارے دل میں یقین پیدا کر دے تا ہم ایمان لائیں کم از کم چالیس دن دعا کرے اور لگاتار کرے تو اس کے دل پر روشنی نمودار ہوگی اور وہ رب العالمین کو دیکھ لے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ کئی لوگ خواب کے ذریعے ہدایت پاکر احمدی ہوئے۔

ایمان لانیوالوں کو بشارت اس میں ایمان لانے والوں کے لئے عظیم الشان بشارت ہے کہ اگر وہ سچے دل سے کوشش کرتے رہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے غیر متناہی راستوں پر چلاتا چلا جائے گا۔ اور ان کا دامن گوہر مقصود سے بھر دے گا۔ دین حق کہتا ہے کہ جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ ہستی سراپا التجا بن کر دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قرب سے نوازے تو خدا تعالیٰ اپنے قرب کے دروازے اس پر کھول دیتا ہے۔

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے ایک اس کا جسم ہے دوسرے روح انسان کے جسم میں خدا تعالیٰ نے رونے کی قوت رکھ دی ہے۔ بچہ اپنا کام کوئی نہیں کر سکتا لیکن رونے کی وجہ سے وہ اپنی ماں کو اور دیگر رشتہ داروں کو مطلع کر دیتا ہے۔ اگر رونے کی طاقت نہ ہوتی تو ممکن ہے کہ وہ بھوکا پیاسا مر جاتا اس کا رونا اور چلانا ہی اس کی زندگی کا باعث ہے یہی حال روح کا ہے اس کی زندگی بھی ان آنسوؤں میں رکھی گئی ہے۔ جو مضطرب دل کے ساتھ اس وقت نکلیں جب کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو۔ یہاں یہی بتایا گیا ہے کہ جس طرح رونے والے بچے کی ماں اپنے بچے کی مدد کو دوڑتی ہے اسی طرح جو بندہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے روتا اور چلاتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی دوڑ کر اس بندے کی طرف آتا اور اس کی مدد فرماتا ہے۔ اگر کبھی کوتاہی ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے خدا تعالیٰ تو بے تاب رہتا ہے کہ وہ نیک بندے کی مدد کرے۔

جماعت احمدیہ کے لئے سبق اس آیت کریمہ میں یہ بھی سبق دیا گیا ہے کہ دین حق کو قبول کر لینا اور منہ سے کہہ دینا کہ ہم ایمان لانے والے ہیں کافی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے مقرب بندے وہی ہوتے ہیں جو شب و روز وصال الٰہی کی تڑپ رکھتے اور اپنے مولیٰ کریم کو پانے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اسی لئے قرآن کریم نے یہ تو کہا ہے کہ جو ہماری طرف آتے ہیں ہم ان کی مدد کرتے ہیں لیکن اس نے یہ نہیں کہا کہ جو ہم سے بھاگتے ہیں ہم ان کو پکڑ کر واپس لاتے ہیں اور جو ہم سے منہ موڑتے ہیں ہم ان کی تائید کرتے ہیں۔ جو بیٹھنا چاہیں ہم ان کو جبراً کھڑا کر دیتے ہیں اور جو بے ایمان بننا چاہیں ہم مجبور کر کے ایماندار بناتے ہیں۔ جو قربانی میں پیچھے ہٹنا چاہیں ہم زبردستی ان کو بڑھاتے ہیں۔ قرآن تو یہی کہتا ہے کہ جو بے ایمان بننا چاہے ہم اسے بے ایمان بنا دیتے ہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تو اس کی مدد کرتے ہیں جو خود پہلے ایک نیکی کرتا ہے پھر ہم اسے دوسری نیکی کی توفیق دیتے ہیں جو سچے دل سے صدقہ دیتا ہے ہم نماز کی توفیق دے دیتے ہیں۔ پس سب سے پہلے قرب الٰہی کے لئے اس عزم اور سچی نیت کی ضرورت ہے جو اسے اختیار کر لیتا ہے اور پھر کوشش کرتا ہے تو وہ قرب الٰہی حاصل کر لیتا ہے۔

اطمینان قلب کا نسخہ اس جگہ اطمینان قلب کا عجیب نسخہ بتایا گیا ہے۔ اگر انسان یہ سمجھ لے کہ میں اور میری روح فانی وجود ہیں تو وہ بے شک فانی چیزوں کی تلاش میں کوشش کرے گا اور اگر کوئی یہ سمجھ لے کہ میری روح فانی نہیں بلکہ اس کی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہونا ہے تو پھر اس کی کوشش کا دائرہ بدل جائے گا وہ فانی جسم کے لئے تو بے شک کسی حد تک فانی اشیاء کے حصول کی کوشش کرے گا لیکن غیر فانی روح کے لئے وہ غیر فانی اخلاق کی جستجو کرے گا اور پھر خدا کی مدد اس کو اس کے واسطے حاصل ہوگی اسے اطمینان قلب حاصل ہوگا لیکن اگر وہ بندر کی طرح درخت کی شاخوں پر ناچتا پھرے گا اور اپنی لافانی ہستی کو بھول کر فانی اشیاء کی تلاش میں لگا رہے گا تو ان چیزوں کی خواہش اس کے دل میں پیدا ہوگی کہ وہ ان کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گا اور اس طرح اس کے دل کا چین اور آرام گم ہو جائے گا اور بے اطمینانی کی زندگی بسر کرے گا۔

محسن کون ہے؟ اخیر میں فرمایا اللہ تعالیٰ محسنوں کے ساتھ ہے۔ محسن اس انسان کو کہتے ہیں جو حکم کو اس کے تمام شرائط سے پورا کرے۔ گویا بتایا ہے کہ پھونکوں سے ہنڈیا نہیں پک سکتی۔ تم تنکے پر بیٹھ کر دریا پار نہیں کر سکتے بلکہ تم کو قرب الٰہی کے لئے شرائط کو پورا کرنا ہوگا جو ہم نے مقرر کی ہیں۔

قرب الٰہی کے شرائط ۱۔ سب سے پہلی شرط قرب الٰہی کے حصول کی یہ ہے کہ تم یہ عزم کر لو کہ خدا تعالیٰ کو پانا ہے۔
۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر جدوجہد کرو۔ خدا تعالیٰ نے جو طریق خود ہم کو سکھلایا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ایمان بالغیب ہو، عبادت ہو، انفاق فی سبیل اللہ ہو۔ اور یہ سب کچھ آخرت پر یقین رکھ کر کیا جائے یعنی ایمان لانے والے قربانیاں کریں اور کرتے چلے جائیں اس امر کی پروا نہ کریں کہ ان کی قربانیوں کا پھل ان کو نہیں ملا۔ کیونکہ وہ آنے والی زندگی پر یقین کرتے ہیں اور یہ یقین ان کے دل میں اتنی بڑی جرات پیدا کر دیتا ہے کہ وہ قربانیوں کی آگ میں بے دریغ اپنے آپ کو جھونک دیتے ہیں۔

بدر کی جنگ بدر کی جنگ میں جو صحابیؓ شہید ہوئے انہوں نے دنیا کا کونسا سکھ دیکھا۔ انہوں نے ماں باپ کو چھوڑا۔ رشتہ داروں کو چھوڑا ۱۳۔ برس تک کفار کے مظالم برداشت کئے۔ رستے ہوئے زخم کے ساتھ مکہ بھی چھوڑ دیا نئے وطن میں آباد ہوئے۔ ابھی ڈیڑھ سال نہیں گزرا کہ کفار کی تلواروں سے وہ شہید کر دیئے گئے۔ اگر یہ لوگ یہ کہتے کہ ہم کو قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے ہم نے پھل تو نہیں کھانا تو دین حق کو یہ شان و شوکت کہاں حاصل ہوتی۔

جنگ احد جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی کعبؓ کو فرمایا کہ جاؤ اور زخمیوں کو دیکھو وہ دیکھتے ہوئے حضرت سعد بن ربیعؓ کے پاس پہنچے وہ آخری سانس لے رہے تھے انہوں نے کہا اپنے متعلقین کو کوئی پیغام دینا ہو تو دو۔ حضرت سعدؓ نے کہا میرے بھائی مسلمانوں کو میرا سلام کہنا اور میری قوم اور رشتہ داروں سے کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی ایک بہترین امانت ہیں اور ہم اپنی جانوں سے اس امانت الٰہی کی حفاظت کرتے رہے اب ہم جاتے ہیں اور اب اس امانت کی حفاظت تمہارے سپرد ہے۔ انسان جب مر رہا ہوتا ہے وہ اپنی بیوی بچوں کے انتظام کے متعلق کوئی وصیت کرتا ہے مگر اس صحابیؓ کے دل میں یہ بات نہ تھی اس کے دل میں اگر تھا تو یہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایذاء نہ پہنچے۔ یہی ایمان تھا جس نے زمین و آسمان کو تہ و بالا کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے محلات کو الٹ کر رکھ دیا کسریٰ نے اپنے سپہ سالار کو لکھا کہ تم ان عربوں کو جو گوہ کھانے والے ہیں شکست نہیں دے سکتے تو چوڑیاں پہن کر گھر میں بیٹھ جاؤ۔ اس نے جواب میں لکھا کہ یہ آدمی نہیں معلوم ہوتے بلائیں ہیں۔ یہ جرأت مردوں ہی میں نہ تھی بلکہ عورتوں میں بھی تھی۔

حضرت خنساءؓ کا واقعہ حضرت خنساءؓ کے چار بیٹے تھے سب کو بلا کر قادسیہ کی جنگ کے موقعہ پر کہا کہ میں تم کو دودھ نہ بخشوں گی اگر تم فتح حاصل کئے بغیر واپس آئے۔ پھر چاروں بیٹوں کو بھیج کر جنگل میں دعا کرنے لگیں کہ اے مولیٰ کریم ان کی حفاظت کرنا اور فتح بھی دینا۔ اللہ تعالیٰ نے فتح بھی دی اور بیٹوں کو بھی لے آیا۔ ہم لوگ سچ مچ اگر یہ سمجھتے ہیں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں جنگ کی شدت میں کمی

بوسنیا کے مسلمانوں اور سربوں نے ایک دوسرے پر جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کے الزامات عائد کئے ہیں۔ تاہم اقوام متحدہ کے امن مشن کے اہلکاروں نے کہا ہے کہ علاقے میں اس عارضی جنگ بندی سے جنگ کی شدت میں کمی آگئی ہے۔ ایک ماہ کی عارضی جنگ بندی کے دوسرے دن سربوں نے الزام لگایا کہ مسلمان فوجوں نے ان کی یونٹوں پر گولہ باری کی ہے۔ سربوں نے دو مقامات گورازدے اور برکو کے علاقے میں جنگ بندی کی خلاف ورزی کے الزامات عائد کئے ہیں جب کہ مسلمانوں نے اکثر محاذوں پر سربوں کی طرف سے ایسی خلاف ورزی کی شکایات کی ہیں۔ اقوام متحدہ کے افسر میجر ڈاکرے ہالووے نے بتایا ہے کہ جنگ بندی سو فیصد واٹر ٹائٹ تو نہیں ہے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ جنگ مسلسل کم ہوتی چلی جارہی ہے۔ اب دونوں اطراف کے افسران سراجیوو ائرپورٹ پر ایک بین الاقوامی ثالث سے ملاقات کر کے آپس میں قیدیوں کے تبادلہ پر بات چیت کریں گے۔ اس ملاقات کے نتیجے سے یہ پتہ چل سکے گا کہ دونوں اطراف اس چار ہفتے کی جنگ بندی میں کس قدر سنجیدہ ہیں۔ بارہ سو کلومیٹر لمبے محاذ پر اس جنگ بندی کا آغاز جمعہ ۱۰۔ جون ۱۹۹۴ء کے روز ہوا تھا۔ تاہم اس لڑائی کا ایک پہلو بوسنیا کی سرکاری فوجوں اور باغی مسلمانوں کے درمیان جنگ ہے۔ شمالی مغربی بوسنیا میں باغی علیحدگی پسند مسلم لیڈر فکری عابدک نے بوسنیا کی سرکاری فوجوں پر حملہ کر دیا اور بعض کامیابیاں حاصل کرلیں۔ فکری عابدک بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ کے پرانے حریف ہیں اور انہوں نے حالیہ جنگ بندی کے معاہدہ پر دستخط نہیں کئے۔

اگرچہ بوسنیا میں جنگ بندی کے کئی معاہدے ہوئے اور ناکام ہو گئے لیکن جمعہ ۱۰ جون کی جنگ بندی کے بارے میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے کمانڈر نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ یہ جنگ بندی کامیاب ہوگی۔ تاہم سرب فوجی اب بھی اقوام متحدہ کے نمائندوں کی نقل و حرکت میں مشکلات ڈال رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں کا خیال ہے کہ اس جنگ بندی سے امریکہ اور روس کی قیادت میں قائم شدہ رابطہ گروپ کو امن کا منصوبہ آگے بڑھانے اور اسے منظور کروانے میں مدد ملے گی۔ اگر بوسنیا کے متحارب گروپ امن سمجھوتے پر متفق نہ ہوئے تو یورپین برادری نے دھمکی دی ہوئی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی امن قائم کرنے والی افواج سے اپنے نمائندے واپس بلالیں گے۔ امریکہ اور یورپین برادری کے اراکین اس نظریہ کے حامی ہیں کہ بوسنیا کا ۴۹ فیصد رقبہ سربوں اور باقی ۵۱ فیصد مسلمانوں اور کروٹس کو دے دیا جائے۔

اردن اسرائیل امن بات چیت

پی ایل او نے اسرائیل اور اردن کے درمیان ہونے والی امن بات چیت کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ پی ایل او کے اردن کے ساتھ تعلقات ایک عرصے کے بعد اب بہتر ہو رہے ہیں۔ پی ایل او جلد ہی اردن کے ساتھ ایک معاشی معاہدے پر دستخط کرنے والی ہے۔

اردن اور اسرائیل نے گزشتہ دنوں آپس میں امن بات چیت میں پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے دونوں ملکوں کی سرحدوں پر ایک نیشنل پارک کے قیام اور مصر کو ملانے والی ایک سڑک کی تعمیر کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے آپس میں پہلی بار براہ راست آئندہ ماہ مذاکرات شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ گزشتہ دنوں شام نے اسرائیل پر الزام لگایا تھا کہ وہ عربوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہا ہے اور ہر ملک سے الگ الگ امن سمجھوتے کر رہا ہے۔

فلسطینی نمائندے ابوالاعلیٰ نے کہا کہ فلسطینی اور اردن کی حکومتوں کے درمیان بہتر تعلقات کے لئے جو بھی قدم اٹھانے کی ضرورت پڑے گی ہم اس کے لئے تیار ہوں گے۔ دوسری طرف دمشق نے جو اردن کے اسرائیل سے مذاکرات سے خوش نہیں ہے۔ شام اردن اعلیٰ سطحی مذاکرات کو ملتوی کر دیا ہے۔ یہ مذاکرات ہفتہ ۱۱ جون کو شروع ہونے والے تھے۔ اس کے لئے کوئی نئی تاریخ بھی مقرر نہیں کی گئی۔ عمان کے ذرائع نے کہا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ شام ہمارے اسرائیل کے ساتھ جاری مذاکرات سے خوش نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اردن مشرق وسطیٰ میں ایک جامع امن سمجھوتے کے بارے میں اپنے نظریات سے دستبردار نہیں ہوا۔ ہم کسی عرب کے مفادات کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ اور ہم عربوں کے باہمی رابطے پر یقین رکھتے ہیں۔

تشدد کے خلاف ڈاکٹروں کی تنظیم

تشدد کا شکار ہونے والوں کی بحالی کے لئے بنائی گئی عالمی تنظیم کے سربراہ ڈاکٹر ایرک نے کہا ہے کہ پاکستانی ڈاکٹروں نے ان کی تنظیم کے مقاصد کو آگے بڑھانے میں بہت مدد دی ہے۔ حالانکہ پاکستان اس تنظیم کا رکن نہیں ہے۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے تعاون سے طبی اخلاق اور تشدد کا شکار افراد کے موضوع پر ایک لیکچر میں انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستان بھی اس تنظیم کا رکن ہونے کی دستاویز پر دستخط کر دے گا۔ یہ تنظیم ۱۹۷۵ء میں ٹوکیو میں قائم ہوئی تھی۔

انہوں نے کہا کہ ان کی آرگنائزیشن دنیا بھر میں اپنے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے دن رات کام کر رہی ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اس تنظیم کو حوصلہ افزا رد عمل موصول نہیں ہو رہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ میڈیکل کے پیشہ کو تشدد کرنے کیلئے سیاستدانوں کے ہاتھ میں ایک آلہ کار کی حیثیت سے استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے بتایا کہ چند سال قبل پاکستان میں سرعام پھانسیاں دی گئیں کوڑے مارے گئے۔ اور اس موقع پر ڈاکٹروں کو طبی امداد کے لئے مامور کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات طبی اخلاق سے مطابقت نہیں رکھتی اور یہ بات اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر کے بھی خلاف ہے۔

ڈاکٹر مبارک جمال مہدی اس تنظیم کے پاکستانی آفس کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے پاکستان میڈیکل اور ڈینٹل کونسل سے استدعا کی کہ وہ اس تنظیم کے اغراض و مقاصد سے اتفاق ظاہر کریں۔

محترمہ کا لفظ

قابل اعتماد ذرائع نے بتایا ہے کہ وزیر اعظم نے پاکستان ٹیلی ویژن کے ارباب اختیار کو کہا ہے کہ وہ ان کے نام کے ساتھ "محترمہ" کا لفظ استعمال نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ وہ خبرنامہ یا دیگر پروگراموں میں اپنے نام کے ساتھ یہ لفظ استعمال کیا جانا پسند نہیں کرتیں۔

انہوں نے کہا کہ اگر کوئی خبری اہمیت نہ ہو تو ملاقاتوں کو ٹیلی کاسٹ نہ کریں۔ اسی طرح صدر اور وزیر اعظم کی طرف سے تعزیت کے پیغامات بھی خبرنامے میں شامل نہ کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ کے معمول کے اجلاسوں کو بھی ٹیلی کاسٹ نہ کیا جائے۔ ٹیلی ویژن کے ایک افسر نے بتایا کہ ہم نے بجٹ کے دن کابینہ کے اجلاس کی فلم نہیں دکھائی۔

وزیر اعظم نے کہا کہ خبرنامہ معمول کے مطابق ۳۰ منٹ کا ہونا چاہئے۔ اور اس میں اپوزیشن کو مناسب کوریج دی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سماجی اور دیگر عوامی مسائل کو نو بجے کی اردو خبروں میں جگہ دی جائے۔

افسر متعلقہ نے بتایا کہ وزیر اعظم نے ۸ جون کو ٹیلی ویژن سٹیشن کے دورہ کے موقع پر جب کہ وہ اپنی پری بجٹ تقریر ریکارڈ کروانے تشریف لائیں تھیں خود نیوز بلیٹن دیکھا اور ہدایت کی کہ اپوزیشن لیڈر کی خبر اس میں شامل کی جائے۔ انہوں نے بعض دیگر خبروں کے بارے میں ہدایات دیں اور کہا کہ ان دو مظاہروں کی بھی خبر دی جائے جو اس روز نظر انداز کردی گئی تھی۔ افسر نے کہا کہ ہمارے خیال میں ہم نے اس روز بہتر خبرنامہ پیش کیا۔

مبینہ طور پر وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ ناظرین روزانہ ایک جیسے چہرے دیکھ کر اکتا جاتے ہیں اس لئے ٹی وی کو اپنے ناظرین کی خواہشات کو زیادہ بہتر طور پر شامل کرنا چاہئے۔

نرسیما راؤ کے عزائم

بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ نے اپوزیشن کے ان مطالبات کو رد کر دیا ہے کہ حکومت ایٹم بم بنائے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ان کا ملک ایٹمی پروگرام کے بارے میں اپنے عزائم کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں آزاد رہنا چاہتا ہے۔ مسٹر راؤ نے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بھارت کو ایٹم بم بنانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار ہیں اور ہمیں ان کو کھلونا نہیں سمجھنا چاہئے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہم ایٹم بم بنانے پر کوئی پابندی بھی نہیں چاہتے ہم اپنے کاموں کے بارے میں آزاد ہیں۔ اس بارے میں تمام امکانات کھلے ہیں۔ ہمیں دنیا میں بدلتی ہوئی صورت حال کو ذہن میں رکھنا ہے۔ آج دنیا میں ایٹم بم ختم کئے جا رہے ہیں۔ ان باتوں کو سامنے رکھ کر ہی ہمیں اپنا راستہ متعین کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن قوموں کے پاس ایٹمی اسلحہ ہے انہیں ایک ٹائم طے کر کے ان کو ختم کرنا چاہئے۔ اور جن کے پاس ایٹمی صلاحیت ہے انہیں ایٹم بم بنانے کی طرف سے متوجہ نہیں ہونا چاہئے۔ وزیر اعظم نے اپنے ۳۵ منٹ کے خطاب میں جو کانگریس کے ۱۱ سو نمائندگان سے کیا گیا پاکستان کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب جگر کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

○ مکرم شیخ ماموں احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطافرمائے۔

نعم البدل

○ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب کے بیٹے مکرم محمد الیاس بشیر صاحب آف نیشنل بینک ربوہ کی بچی پیدائش کے چند روز بعد وفات پاگئی۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل اور صبر جمیل عطافرمائے۔

گمشدہ اشیاء

○ میری گاڑی ہنڈا سوک نمبر2181 (کراچی) کے کاغذات مورخہ ۱۵-۶-۹۴ کو گم ہو گئے ہیں۔ جس دوست کو ملیں براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچادیں۔

(محمد اکبر ولد چوہدری محمد اسحاق
۴/۱۳ دارالرحمت غربی۔ ربوہ
فون نمبر 316

○ مورخہ ۱۲-۶-۹۴ شام چھ بجے کے دوران ایک عدد بٹوا جس میں چند ضروری کاغذات اور قومی شناختی کارڈ نمبر 135-90-080249 کے علاوہ مبلغ تقریباً چار ہزار روپے بھی ہیں ربوہ سٹیشن پر یا سٹیشن سے براستہ راجیکی روڈ دارالعلوم غربی تک کہیں گر گیا ہے۔ جس دوست کو یہ بٹوا ملے اگر وہ درج ذیل پتہ پر پہنچائے تو اسکو رقم انعام کے طور پر دے دی جائے گی۔

مبارک احمد عابد
رحمان کالونی ڈگری کالج ربوہ
211914 211673

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال آمد ابن مکرم چوہدری بنیامین صاحب (کارکن جامعہ احمدیہ) ۴/۲۳ دارالعلوم غربی الف ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ ریحانہ کوثر صاحبہ بنت مکرم رانا مقبول احمد صاحب گوٹھ خلیل آباد سندھ یونس علی آصف صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۶۔ مئی ۹۴ء کو مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور اگلے روز ۷۔ مئی کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم مربی صاحب نے دعا کروائی۔ مورخہ ۱۱۔ مئی ۹۴ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے اختتام پر مکرم مولانا منیر احمد عارف نے دعا کروائی۔

○ مکرم ناصر احمد واہلہ صاحب ابن مکرم چوہدری احمد دین صاحب واہلہ نارووال کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ شمشاد بانو صاحبہ بنت مکرم چوہدری بنیامین صاحب (کارکن جامعہ احمدیہ) دارالعلوم غربی الف ربوہ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۱۔ مئی ۹۴ء کو مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور محترم مولانا مرزا محمد الدین ناز صاحب نے دعا کروائی اور اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتے ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں، ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہوگا۔ (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قائدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس

زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے

قیمت ۔/40 روپے

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو صاحب) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-211283 - 04524-771
فیکس: 04524-212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- جون-1994ء
شدید گرمی اور لو کا سلسلہ عروج پر ہے
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 48 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر کی میرے خلاف مہم اعلیٰ شخصیات کے متعلق چھان بین کے لئے مثبت پہلو رکھتی ہے۔ یہ بھی معلوم کیا جانا چاہئے کہ کچھ لوگوں نے املاک اور بڑے بڑے پلازے کیسے بنائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں نے کوئی برا کام کیا ہے تو میری سرزنش ہونی چاہئے۔ صدر کوئی غلطی یا قابل ملامت کام کرتا ہے تو اسے اس عہدے پر فائز رہنے کا حق نہیں ہے۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ اراضی کے ریکارڈ سے صدر کے دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے۔ البتہ نواز شریف نے کوئی ثبوت نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ صحافیوں کو جو زمین دکھائی گئی وہ صدر ہی کی تھی۔ اپوزیشن لیڈر الزام لگانے کی بجائے غلطی تسلیم کریں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے مہران بینک کے بارے میں قائم کئے گئے عدالتی کمشنوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ چند روز پہلے بھرتی کئے جانے والے ریٹائرڈ ججوں سے انصاف کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ ایسے عدالتی کمیشن کا کیا فائدہ جو صدر کو سزا نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم عدالتی کمیشن کو نہیں مانتے۔ صدر مستعفی ہو جائیں۔ تحقیقات کے لئے پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ملک تاریخ کے بدترین سکینڈلوں کی زد میں ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مارشل لاء کا کوئی خطرہ نہیں نواز شریف نے مذاکرات کی دعوت ٹھکرا کر تکبر سے کام لیا ہے۔ سابق وزیر اعظم اپنے کالے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے صدر کے خلاف جھوٹے الزامات لگا رہے ہیں۔ مگر انہیں اپنی بے گناہی عدالتوں میں ثابت کرنا ہوگی۔ جھوٹ کا پول کھلنے کے خدشہ کے پیش نظر نواز شریف نے مہران بینک تحقیقاتی کمیشن کے قیام کو مسترد کیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف نے صحافیوں کو دھوکہ دیا اور سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے بنجر زمین فاروق لغاری کے فارم سے منسوب کر دی۔ انہوں نے کہا کہ صدر پر الزام لگانا سراسر ملک دشمنی ہے۔ نواز شریف نے صحافیوں کو جعلی زمین دکھائی جو اصل زمین سے ۴ کلومیٹر دور ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ بھٹو کو پھانسی چڑھانے کے لئے ضیاء کی منتیں کرنے والے پیپلز پارٹی کے اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ ضیاء الحق کے ریفرنڈم میں پولنگ چیف تھے۔ حسین حقانی' سردار آصف' شریف الدین پیرزادہ' گورنر الطاف حسین' گورنر محمود ہارون' سپیکر گیلانی ضیاء الحق کے بازو تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کے قاتلوں سے سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ فوج کا موجودہ کردار لائق تحسین ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم نے شہروں میں بادشاہت قائم کر لی ہے۔ ووٹروں نے الطاف حسین کو یہ اختیار نہیں دیا تھا کہ وہ اردو دیش یا جناح پور کے لئے کام کریں۔

○ پنجاب اسمبلی میں بھی گالیاں دی گئیں تو سپیکر نے اجلاس ملتوی کر دیا۔ بکواس کرنے' بھونکنے' بدمعاشی کرنے کے الزامات لگائے گئے۔

○ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ سنگین بے قاعدگیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے مہران بینک کے عدالتی کمیشن کے دائرہ اختیار کو محدود رکھا گیا ہے۔ حکمران جماعت کو خطرہ ہے کہ اگر کمیشن کا دائرہ وسیع کر دیا گیا تو ان کی جماعت کے کئی افراد بے نقاب ہو جائیں گے۔

○ حکومت پنجاب نے بلدیاتی الیکشن کے لئے نئی انتخابی فہرستوں کے تیاری کا کام موخر کر دیا ہے اب ۲۷- جولائی کے انتخابات پرانی فہرستوں کے مطابق ہی ہونگے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے اسلحے کا بڑا ڈپو تباہ کر دیا گیا ہے۔ رام پور کے اسلحہ ڈپو کے قریب آٹھ فوجی بارکیں بھی جلا دی گئیں۔ بھارتی فوج نے اننت ناگ اور بارہ مولا کا محاصرہ کر لیا ہے۔ ۸ حریت پسند شہید ہو گئے۔ بارہ مولا میں احتجاجی ہڑتال کی گئی۔ درگاہ حضرت بل کے علاقے میں گھر گھر تلاشی لی جا رہی ہے۔

○ نواز شریف کے دورہ ڈیرہ غازی خان کے بعد وہاں پر مسلم لیگی کارکنوں کی گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔ انتظامیہ کی ہٹ لسٹ میں شامل ۱۲۲- افراد کے خلاف مقدمے درج ہو رہے ہیں۔

○ منشیات کی سمگلنگ میں امریکہ کے حوالے کئے گئے دو پاکستانی باعزت بری کر دئے گئے ہیں۔ دونوں افراد پاکستان واپس آگئے ہیں۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے صوبے میں پیپلز ورکس پروگرام پر عمل درآمد نہ کرنے کی دھمکی دے دی ہے اور کہا ہے کہ حکومت طریقہ تبدیل کرے اس پروگرام کے فنڈز صرف منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال ہونگے۔

○ شمالی پنجاب پھر شدید گرمی کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ لاہور اور دیگر علاقوں میں ہفتہ کے روز درجہ حرارت ۴۷ درجے تک پہنچ گیا۔ اسلام آباد' راولپنڈی' پشاور اور رسالپور میں یہ موسم کا گرم ترین دن تھا۔ اوکاڑہ میں لو لگنے سے عورت سمیت تین افراد دم توڑ گئے۔ سرگودھا میں ۴- افراد گرمی سے ہلاک ہو گئے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم سے بات چیت جاری ہے اس کے مثبت نتائج نکلنے کی امید ہے۔ ایم کیو ایم کے جن لوگوں کو مینڈیٹ حاصل ہے ان کے ساتھ رابطہ ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ بجٹ اجلاس میں اپوزیشن کی شرکت بات چیت ہی کا نتیجہ ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی کے وقت میں ملکی سیاست میں نہیں تھا۔ میرے والد سید علمدار حسین گیلانی بھی فوت ہو چکے تھے۔ اس لئے مرتضیٰ بھٹو کا میرے بارے میں اعلان کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔

○ راولپنڈی میں ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دئے جانے کے مقام پر یادگار کی تعمیر کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور نے پیر صاحب پگاڑو' احمد شاہ نورانی اور غلام مصطفیٰ جتوئی سے ملاقاتیں کیں اور نئے سیاسی اتحاد کے قیام پر بات چیت کی۔

○ کراچی میں نواز شریف کو پریس کانفرنس کرنے سے روک دیا گیا۔

○ اقوام متحدہ کے کمیشن نے سربوں کو وحشیانہ جنگی جرائم کے مرتکب قرار دے دیا ہے۔

○ اندرون سندھ میں سندھ ایکسپریس پٹڑی سے اتر گئی جس سے ایک مسافر ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔

اعلان
ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو صبح ۹ بجے سے شام 8 بجے تک اسلام آباد میں کلینک کریں گی۔
رابطہ برائے اسلام آباد : عبداللطیف خادم
D 3/8 P.T.C G-8-4
اسلام آباد Ph:256944

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہٖ تعالیٰ بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
ڈائی جیسٹین DIGESTINE
قیمت -/15 روپے
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر ریحہ ہومیو پیتھک کمپنی) گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211283
فیکس 04524-212299

لندن کیلئے چیلنجنگ فیئر
اپنے تمام کرم فرماؤں کیلئے اس سال بھی سپیشل فیئر کی سہولت • صرف 6400 روپے میں لندن کی واپسی کنفرم ٹکٹ حاصل کیجئے • احباب ربوہ کو گھر پر ہی ٹکٹ کی سہولت مہیا کی جائے گی۔ سیٹ ریزرویشن کی آسانی کیلئے جلد از جلد رابطہ فرمائیں۔
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون : 211440 / 211550

ربوہ میں میڈیکل سہولیات میں اضافہ
خالد ہسپتال
• میٹرنٹی ہوم • ایمرجنسی میڈیکل و سرجیکل ایڈمنز • لیبارٹری ٹیسٹ ماہرانہ رائے کے ساتھ • مریضوں کے داخلہ کی سہولت • ختنے و دیگر جراحی • دل و پھیپھڑوں کے مریضوں کیلئے RESUSCITATOR
ای سی جی و آکسیجن کی سہولت۔
23 شکور پارک ربوہ فون: 212034 953